

بغیر روشن نہیں ہو سکتی۔ باری تعالیٰ کے شعلے نے اسے روشن کیا اور وہی شعلہ شمع کے لیے ذیبت و زینت کا باعث ہے۔

پہلے مصرع میں "ممکن" کی رعایت سے "واجب" لایا گیا، ورنہ اس کی اور صورتیں بھی ہو سکتی تھیں۔

۲۳۔ شرح : اے حضرت! آپ کی چوکھٹ پر جو پتھر لگا ہوا ہے اسے آئینہ فرض کر لیا جائے تو اس کے جوہر حضرت جبریل امین کی فرمانبرداری کی تحریریں ہیں۔

ہر آئینے میں جوہر ہوتے ہیں۔ حضرت علیؑ کے سنگِ آستان کا جو آئینہ ہے، اس میں جوہروں کے بجائے یہ تحریریں درج ہیں کہ حضرت جبریلؑ حضرت علیؑ کے فرمانبردار اور اطاعت گزار ہیں۔

۲۴۔ شرح : اے حضرت! روئے زمین پر بسنے والے النازوں کو خدا نے جو جان و دل و دین عطا کیے، وہ ہر لحظہ آپ کے دروازے پر بچھاؤر ہونے کے لیے آمادہ ہیں۔

۲۵۔ شرح : اے حضرت! دل، جان، منہ اور زبان صرف آپ کی مدح سرائی کے لیے ہیں۔ تختی اور قلم، ہاتھ اور پیشانی کا مقصد یہ ہے کہ آپ کو سلام کرتے رہیں۔

دوسرے مصرع کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ لوح و قلم آپ کے سلام کے لیے ہاتھ اور پیشانی بن گئے ہیں۔ اس صورت میں قلم کو ہاتھ اور لوح کو پیشانی قرار دیا۔ گویا یہ لف و نشر غیر مرتب ہے۔

آخری مفہوم کے مطابق لوح سے مراد لوح محفوظ اور قلم سے مراد قلم قدر ہے یعنی قضا و قدر۔

۲۶۔ شرح : جس کی ستائش خدا نے کی ہو، اس کی ستائش کس سے ہو سکتی ہے؟ کیا فردوسِ بریں کی آرائش بھی کوئی کر سکتا ہے؟